Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Provincial and Regional Laws and Judicial Decisions on Child Labor in Pakistan: A Critical and Analytical Study

پاکستان میں چائلڈ لیبر کے صوبائی وعلاقائی قوانین اورعدالتی فیصلے: تنقیدی وتجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. **Dr. Sohaib Mukhtar** (Corresponding Author)
   Associate Professor, National University of Sciences and Technology, Islamabad, Pakistan.
   Email: **sohaibmukhtar@nls.nust.edu.pk**
2. **Dr. Hidayat Khan**
   Associate Professor, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan.
3. **Malieka Farah Deeba**
   Associate Professor, IBADAT International University, Islamabad, Pakistan

Citation

Mukhtar, Dr. Sohaib, Dr. Hidayat Khan, & Malieka Farah Deeba. " Provincial and Regional Laws and Judicial Decisions on Child Labor in Pakistan: A Critical and Analytical Study. "*Al-Marjān Research Journal* 3,no.3, Jul-Sep (2025): 148−161.

Submission Timeline

Received: May 11, 2025
Revised: Jun 20, 2025
Accepted: Jun 29, 2025
Published Online: Jul 13, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

Provincial and Regional Laws and Judicial Decisions on Child Labor in Pakistan: A Critical and Analytical Study

پاکستان میں چائلڈ لیبر کے صوبائی وعلاقائی قوانین اور عدالتی فیصلے: تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

☆ ڈاکٹر صہیب مختار　　☆ ڈاکٹر ہدایت خان　　☆ ملیکہ فرح دیبا

Abstract

Child labor remains a pressing issue in developing countries like Pakistan, where socio-economic challenges often push children into hazardous work environments. The Constitution of Pakistan 1973, through Article 11, prohibits child labor, and subsequent federal and provincial legislation has aimed to curb this practice. Following the 18th Constitutional Amendment, provinces including Punjab, Sindh, Khyber Pakhtunkhwa, Balochistan, as well as Azad Jammu and Kashmir and Gilgit-Baltistan, have enacted laws to eliminate child labor and promote education. However, inconsistencies in provincial laws, limited resources, and lack of enforcement hinder progress. For instance, Punjab's Restriction on Employment of Children Act 2016 defines a child as under 15 years and restricts hazardous work for adolescents (15–18 years), but enforcement remains weak. This study analyzes these provincial laws, highlighting their strengths, contradictions, and gaps. It underscores the need for uniform legislation, robust enforcement mechanisms, and awareness campaigns to shift societal attitudes toward prioritizing education over child labor. Recommendations include harmonizing age limits across provinces, increasing budgetary allocations for education, and launching public awareness initiatives to protect children's rights and secure a brighter future for Pakistan's next generation.

Keywords: Child labor, provincial laws, Pakistan, children's rights, education, Constitution of Pakistan.

تعارف موضوع

چائلڈ لیبر ایک سنگین سماجی اور معاشی مسئلہ ہے جو پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں بچوں کے مستقبل کو داؤ پر لگاتا ہے۔ بچوں کو کم عمری میں تعلیم سے محروم کر کے خطرناک اور غیر صحت مند ماحول میں کام پر لگانا نہ صرف ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے بلکہ اسلامی شریعت اور پاکستان کے آئین 1973 کے آرٹیکل 11 کی روشنی میں بھی ناقابل قبول ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد، پاکستان کے صوبوں پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت بلتستان نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے قانون سازی کی ہے۔ تاہم، صوبائی قوانین میں تضادات، وسائل کی کمی، اور نفاذ کی کمزوریوں نے اس مسئلے کو حل کرنے میں رکاوٹیں کھڑی کی ہیں۔ مثال کے طور پر، پنجاب کا " The Punjab

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، نیشنل یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (NUST)، اسلام آباد، پاکستان۔۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، عبادت انٹرنیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

"Restriction on Employment of Children Act 2016" بچوں کی کم از کم عمر 15 سال اور خطرناک کاموں سے تحفظ کی بات کرتا ہے، لیکن عملی نفاذ اب بھی ناکافی ہے۔ یہ مقالہ صوبائی قوانین کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے، ان کے مثبت پہلوؤں، خامیوں اور بہتری کے امکانات پر روشنی ڈالتا ہے۔ مقصد نہ صرف چائلڈ لیبر کے خاتمے بلکہ بچوں کی تعلیم اور بہتر مستقبل کو یقینی بنانا ہے۔

مبحث اول: پنجاب و سندھ کے چائلڈ لیبر قوانین وعدالتی فیصلوں کا تجزیہ

1. پنجاب ریسٹرکشن آن ایمپلائمنٹ آف چلڈرن ایکٹ 2016

صوبہ پنجاب میں چائلڈ لیبر اور اس سے متعلقہ قوانین میں سب سے پہلے The Punjab Restriction on Employment of Children Act-2016 ہے کہ جس کے تحت adolescent ایسے بچے کو کہا گیا ہے کہ جس کی عمر 15 سے 18 سال کے درمیان ہے جبکہ چائلڈ ایسے بچے کو کہا گیا ہے کہ جس کی عمر 15 سال سے کم ہے۔ Hazardous Work ایسے کام کو کہا گیا ہے کہ جو انسانی صحت، جان اور اخلاقی طور پر نقصان دہ ہو کہ جس کی مکمل تفصیل The Punjab Restriction on Employment of Children Act-2016 کے شیڈول میں درج کر دی گئی ہے۔ اس قانون کے سیکشن 3 میں اس بات کا ذکر ہے کہ Occupier جو کسی ورکر کو اپنی اسٹیبلشمنٹ پہ کام کیلئے رکھتا ہے نہ کسی 15 سال سے کم عمر کے بچے کو کام پر رکھ سکتا ہے اور نہ 15 سے 18 سال کی عمر کے بچے کو کسی خطرناک کام کیلئے hire کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے اس قانون میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ پنجاب حکومت کی جانب سے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے The Provincial Committee on Child Labour جو پنجاب حکومت کو چائلڈ لیبر کو ختم کرنے اور لیبر کی کم از کم عمر کے تعین کیلئے آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل 11 کے مطابق سفارشات دے گی۔[1]

اس کے ساتھ ساتھ اس قانون میں adolescent کے حوالے سے اصول وضوابط دیئے گئے ہیں کہ جن پر عملدرآمد کے بعد ہی adolescent کو کام پر رکھا جاسکتا ہے۔ سیکشن 8 کے مطابق اگر عمر کے تعین کے حوالے سے اختلاف پیدا ہو تو نادرہ کی جانب سے جاری کردہ فارم ب یا متعلقہ ادارے کی جانب سے جاری کردہ Birth Certificate کو بطور شہادت فیصلے کیلئے قبول کیا جائے گا اور ان دونوں کاغذات کی عدم موجودگی میں معاملہ میڈیکل آفیسر کو بھیجا جائے گا اور اس حوالے سے میڈیکل بنیادوں پر فیصلہ حتمی تصور ہو گا۔[2]

اس قانون کے سیکشن 11 کے تحت اگر Occupier نے کسی چائلڈ کو کام پر رکھا یا کسی adolescent کو خطرناک کام پر رکھا تو اسے 7 دن سے 6 مہینے تک قید کی سزا ہو سکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جرمانہ دس ہزار روپے سے پچاس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی نے کسی چائلڈ یا کسی adolescent کو غلامی پر مجبور کیا یا اس سے متعلقہ مثلاً انسانوں کی اسمگلنگ، زبردستی کام پر رکھا یا انہیں کسی لڑائی میں استعمال کرنے کیلئے رکھا یا قرض کے حوالے سے گروی رکھا، یا زمین کی مستقل رکھوالی کیلئے غلام بنایا یا کسی بے حیائی کے کام میں استعمال کیا یا کسی قسم کی Drugs کی خرید و فروخت کیلئے استعمال کیا تو اسے 3 سے 7 سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے اور ساتھ ساتھ جرمانہ دو لاکھ سے دس لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے اور دوبارہ جرم کی صورت میں جرمانے کے ساتھ قید کی سزا 3 مہینے سے 5 سال تک ہو سکتی ہے۔[3]

---

[1] *The Punjab Restriction on Employment of Children Act* (Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2016), Sections 2–3.

[2] Adnan, Sheikh Muhammad, Waqas Ahmad, Shahzad Manzoor Khan, and Ali Raza Laghari, "The Unseen Victims: How Child Labor Laws Fail and Succeed in Safeguarding Minors in Pakistan," *Annual Methodological Archive Research Review* 3, no. 5 (2025): 32–43.

[3] *The Punjab Restriction on Employment of Children Act*, Section 11.

یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ وفاقی سطح پر نافذ العمل متعلقہ قانون The Employment of Children Act-1991 میں چائلڈ 14 سال تک کے بچے کو کہا گیا ہے اور اسے صرف خطرناک کاموں سے روکا گیا ہے، جبکہ صوبہ پنجاب کے متعلقہ قانون The Punjab Restriction on Employment of Children Act-2016 میں چائلڈ 15 سال تک کے بچے کو کہا گیا ہے اور اسے کسی بھی قسم کی لیبر کیلئے استعمال سے منع کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ The Employment of Children Act-1991 میں adolescent کی عمر 14 سے 18 سال رکھی گئی ہے اور The Punjab Restriction on Employment of Children Act-2016 میں adolescent کی عمر 15 سے 18 سال رکھی گئی ہے اور اسے صرف خطرناک کاموں کی لیبر سے روکا گیا ہے۔[4]

2. پنجاب پروہیبیشن آف چائلڈ لیبر ایٹ برک کلنز ایکٹ 2016

اس کے بعد پنجاب میں چائلڈ لیبر کے موضوع کے حوالے سے قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Act-2016 ہے کہ جس کے مطابق چائلڈ سے مراد وہ بچہ ہے کہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہو۔ سیکشن 3 کے مطابق کوئی بھٹہ مالک اپنے اینٹوں کے بھٹے میں کام کرنے کیلئے پنجاب کی حدود میں 14 سال سے کم عمر بچے کو نہیں رکھ سکتا۔[5]

سیکشن 4 میں لکھا ہے کہ اگر 5 سال سے اوپر کا بچہ اینٹوں کے بھٹے میں پایا جاتا ہے تو ایسا سمجھا جائے گا کہ اس کو وہاں کام کیلئے رکھا گیا ہے اور اس بھٹے کے مالک اور اس بچے کے والد یا نگران کے خلاف کاروائی ہو گی اور burden of proof اس بھٹے کے مالک اور اس بچے کے والد یا نگران پر ہو گا کہ وہ ثابت کریں کہ بچہ وہاں پر کام نہیں کرتا۔ اگر بھٹے پر بچہ کام کرتا پایا گیا تو انسپکٹر اس بھٹے کو 7 دن کیلئے seal کردے گا اور اس بھٹے کے مالک اور بچے کے والد اور نگران کے خلاف investigation شروع کردے گا۔ بھٹے کا مالک اور بچے کا والد اور نگران جرم ثابت ہونے پر 7 دن سے 6 ماہ تک قید کی سزا پا سکتا ہے اور ساتھ ساتھ 50 ہزار سے 5 لاکھ روپے تک جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔[6]

اس حوالے سے لاہور ہائی کورٹ کے ایک کیس محمد سلیمان بنام اسٹیشن ہاؤس آفیسر میں لاہور ہائی کورٹ کے جج طارق سلیم شیخ نے ایک طویل اور اہم فیصلے میں کہا کہ اینٹوں کے بھٹوں پر اکثر چائلڈ لیبر ہوتی ہے اور اینٹوں کے بھٹوں کی رجسٹریشن نہیں کی جاتی، لہٰذا حکومت پنجاب کو چاہیئے کے تمام اینٹوں کے بھٹوں کی رجسٹریشن اور اس حوالے سے قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act-2016 کا مکمل طور پر نفاذ عمل میں لائے، 15 سال سے کم عمر کسی بھی بچے کو کسی بھی جگہ کام پر نہیں رکھا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ adolescent کہ جس کی عمر 15 سال سے 18 سال ہے کو کسی Hazardous جگہ کام پر نہیں رکھا جائے، اور عوام میں لیبر لاء عموماً اور چائلڈ لیبر خصوصاً کے حوالے سے Awareness Campaign شروع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ معاشرے میں اس حوالے سے صحیح معنوں میں قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔[7]

---

[4] Jabeen, Tahira, and Syed Saleem Abbas, "The Development of Child Protection Systems in Pakistan," in *The Development of Child Protection Systems and Practice in Low-to Middle-Income Countries* (Bristol: Policy Press, 2025), 58–76.

[5] *The Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Act* (Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2016), Section 3.

[6] Alam, Amir, "The Impact of Pakistan's Child Labour Laws on the Country," *Journal of Regional Studies Review* 2, no. 1 (2023): 10–17.

[7] *Muhammad Suleman v. Station House Officer*, PLD 2020 Lahore 534.

3. پنجاب ڈومیسٹک ورکرز ایکٹ 2019 و پنجاب ہوم بیسڈ ورکرز ایکٹ 2023

اس کے بعد پنجاب میں The Punjab Domestic Workers Act-2019 نافذ العمل ہے کہ جس کے سیکشن 3 کے تحت کوئی بچہ کہ جس کی عمر 15 سال سے کم ہے کسی کے گھر میں بطور لیبر کسی حیثیت سے کام نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ 15 سے 18 سال تک کی عمر کا بچہ گھر کے چھوٹے موٹے کاموں کے علاوہ بڑے کاموں کیلئے نہیں رکھا جاسکتا کہ جس سے اس کی صحت، تعلیم، اور زندگی متاثر ہو۔[8]

اس حوالے سے لاہور ہائی کورٹ کے ایک کیس صوبے خان بنام سیکرٹری لیبر گورنمنٹ آف پنجاب میں لاہور ہائی کورٹ کے جج جواد حسن نے ایک کیس کے فیصلے میں مختلف رپورٹس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ پاکستان میں گھریلو لیبر بہت مہلک اور خطرناک ہوتی ہے خصوصا بچوں اور عورتوں پر اس حوالے سے تشدد کی خبریں وقتاً فوقتاً سننے میں ملتی رہتی ہیں، یہ لیبر دنیا کی تاریخ کی سب سے پرانی لیبر ہے خصوصا بچوں اور عورتوں کے حوالے سے جبکہ اس کام کے پیسے بہت کم ملتے ہیں۔ انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق Developing Countries میں 4٪ سے 10٪ تک لیبر Domestic Labour ہے جبکہ بچوں اور عورتوں کی گھریلو لیبر کو پاکستان میں استحصال، زیادتی، تشدد، عصمت دری، اور قتل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بچوں کی حالت زار گھریلو لیبر کے نتیجے میں ہونے والی زیادتی، استحصال، خرید و فروخت، تشدد اور قتل سب سے زیادہ اسی قسم کی لیبر میں دیکھنے میں آتی ہے خصوصا بچوں کے قتل کی سب سے زیادہ وارداتیں گھریلو چائلڈ لیبر کے نتیجے میں ہی دیکھنے میں آتی ہیں اور اس کی بہت بڑی وجہ بچوں کا غریب اور پسماندہ گھرانوں سے ہونا ہے۔ ان کے والدین نہ ان کو تعلیم دے سکتے ہیں اور نہ ان کا خرچہ اٹھا سکتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو چائلڈ لیبر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

پاکستان میں غلامی کی مختلف شکلیں، زبردستی کی لیبر، انسانی خرید و فروخت، اور چائلڈ لیبر پر پابندی صرف کاغذوں کی حد تک ہے اور حقیقتاً اس پر عمل درآمد نہیں ہے۔ کچھ آرگنائزیشنز اس حوالے سے آواز اٹھاتی ہیں مگر جس انداز میں پاکستانی معاشرے میں اس کی awareness کی ضرورت ہے اس انداز میں پاکستان میں نہ ریاست پاکستان، نہ عدلیہ اور نہ ہی اور کوئی ادارہ اور تنظیم صحیح معنوں میں چائلڈ لیبر کو ختم کرنے کیلئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔[9]

اس کے بعد پنجاب میں The Punjab Home Based Workers Act-2023 نافذ العمل ہے کہ جس کے سیکشن 3 کے مطابق کوئی شخص کسی بچے کو کہ جس کی عمر 15 سال سے کم ہو کو گھریلو کام کاج کیلئے نہیں رکھ سکتا ہے۔[10] اسی طرح کوئی شخص کسی 15 سے 18 سال عمر تک کے بچے کو کسی ایسے کام کاج کیلئے نہیں رکھ سکتا کہ جس کی ممانعت The Punjab Restriction on Employment of Children Act- 2016 میں کی گئی ہو۔[11]

اس حوالے سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اس قانون کے سیکشن 3 میں ذکر ہے کہ 15 سال تک کی عمر کا بچہ کسی establishment میں کام نہیں کر سکتا اور 15 سے 18 سال تک کی عمر کا بچہ کسی hazardous place جو کسی establishment میں ہو میں کام نہیں کر سکتا۔

---

[8] *The Punjab Domestic Workers Act* (Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2019), Sections 2–3.
[9] *Subay Khan v. Secretary Labour, Government of the Punjab*, PLD 2019 Lahore 253.
[10] *The Punjab Home Based Workers Act* (Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2023), Sections 2–3.
[11] *The Punjab Restriction on Employment of Children Act*, Sections 2–3.

Establishment سے مراد کوئی صنعتی، تجارتی، یا زرعی فیکٹری، کان، ورکشاپ، بزنس، تجارت، یا کوئی اور جگہ ہے کہ جہاں پر کسی بھی قسم کی معاشی سرگرمی ہوتی ہو۔ اس کے علاوہ پنجاب میں The Factories Act-1934 بھی نافذ العمل ہے کہ جس کے سیکشن 50 کے مطابق Child کہ جس کی عمر 15 سال سے کم ہو کو کسی صورت فیکٹری میں کام کرنے کا اہل نہیں قرار دیا گیا۔ 15 سال سے 18 سال تک کی عمر کے بچوں کو ٹریننگ کے بعد اور سپروائزر کے تحت فیکٹری میں کام کرنے کی اجازت ہے اگر وہ کام اس کی جان اور صحت پر اثر انداز نہ ہو۔[12]

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ وفاق میں نافذ العمل قانون The Factories Act-1934 میں تین طرح کی categories بنائی گئی ہیں کہ جس میں 14 سال سے کم عمر کو Young Child، 14 سال سے 15 سال تک کی عمر کے بچے کو Child اور 15 سال سے 18 سال تک کے بچے کو adolescent کہا گیا ہے اور اس میں صرف Young Child کو کسی بھی قسم کی فیکٹری لیبر سے روکا گیا ہے جبکہ پنجاب میں نافذ العمل The Punjab Factories Act-1934 میں Young Child کی کیٹیگری کو ختم کیا گیا ہے اور 15 سال تک کی عمر کے بچے کو چائلڈ کہا گیا ہے اور اسے کسی بھی قسم کی فیکٹری میں کام پر رکھنے کی ممانعت ہے اور 15 سے 18 سال تک کی عمر کے بچوں کو adolescent کہا گیا ہے اور انہیں مخصوص شرائط کے ساتھ کام کرنے کی محدود اجازت ہے۔

صوبہ سندھ میں چائلڈ لیبر اور اس سے متعلقہ قوانین میں سب سے پہلے The Sindh Prohibition of Employment of Children Act-2017 ہے کہ جس کے تحت اس قانون کو بنانے کا مقصد یہ بیان کیا گیا ہے کہ بچوں کہ جن کی عمر کی حد اس قانون کے مطابق 14 سال ہے کو کسی بھی قسم کی لیبر سے دور رکھنا اور وہ بچے کہ جن کی عمر 14 سے 18 سال کے درمیان ہے کو مخصوص قسم کے کاموں اور جگہوں پر کام کرنے کی اجازت دینا ہے۔[13]

اس قانون کے سیکشن 3 کے مطابق 14 سال تک کی عمر کا بچہ صوبہ سندھ میں کسی بھی قسم کا کام کسی establishment میں نہیں کر سکتا اور 14 سے 18 سال تک کی عمر کا بچہ کسی hazardous جگہ پر کام نہیں کر سکتا اور وہ مخصوص خطرناک جگہیں کہ جن کا تعین اس قانون کے شیڈول میں کیا گیا ہے میں بھی کام نہیں کر سکتا اور اس شیڈول کو سندھ حکومت وقتاً فوقتاً تبدیل کرتی رہتی ہے اور اس حوالے سے The Provincial Coordination Committee on Child Labour بھی قائم کی گئی ہے کہ جس کا کام حکومت سندھ کو متعلقہ مناسب قانون سازی کے حوالے سے تجاویز پیش کرنا، انتظامی اور دیگر قسم کے متعلقہ عوامل کہ جس سے چائلڈ لیبر کو عالمی اصولوں کی روشنی میں ختم کیا جا سکے اور کم از کم عمر Child Labour کے حوالے سے کا تعین کرنا شامل ہے۔[14]

اس کے ساتھ ساتھ یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ وفاقی سطح پر نافذ العمل قانون The Employment of Children Act-1991 میں چائلڈ 14 سال تک کے بچے کو کہا گیا ہے اور اسے صرف خطرناک کاموں سے روکا گیا ہے، جبکہ صوبہ پنجاب کے قانون The Punjab Restriction on Employment of Children Act-2016 میں چائلڈ 15 سال تک کے بچے کو کہا گیا ہے اور اسے کسی بھی قسم کی لیبر کیلئے استعمال سے منع کیا گیا ہے جبکہ سندھ کا قانون The Sindh Prohibition of Employment of Children Act-2017 چائلڈ کی عمر کے لحاظ سے وفاقی سطح کے قانون سے مماثلت رکھتا ہے بس فرق صرف اتنا ہے کہ وفاقی سطح کے قانون The

[12] *The Punjab Factories Act* (Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 1934), 25
[13] *The Sindh Prohibition of Employment of Children Act* (Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2017), Preamble.
[14] *The Sindh Prohibition of Employment of Children Act*, Sections 2–3.

Employment of Children Act-1991 کے مطابق 14 سال تک کی عمر کا بچہ صرف خطرناک کاموں کی لیبر نہیں کر سکتا البتہ سندھ کے قانون The Sindh Prohibition of Employment of Children Act- 2017 کے مطابق 14 سال تک کی عمر کا بچہ کسی بھی قسم کی لیبر میں حصہ نہیں لے سکتا۔[15]

اس کے بعد اس حوالے سے ایک اور قانون The Sindh Factories Act-2015 ہے کہ جس کے مطابق بھی چائلڈ 14 سال تک کی عمر ہے اور 14 سے 18 سال تک کی عمر adolescent ہے۔ سیکشن 32 کے مطابق کسی adolescent کو کسی خطرناک مشین پر کام کرنے کیلئے نہیں رکھا جاسکتا جب تک کے اس کو اس مشین کے حوالے سے مکمل معلومات نہ ہوں یا وہ کسی کی نگرانی میں اس مشین پر کام کرے۔ اس قانون میں سیکشن 81 سے لے کر 91 تک چائلڈ لیبر اور adolescent کے حوالے سے مخصوص ہیں کہ جن میں اس حوالے سے اصول وضوابط بیان کیئے گئے ہیں کہ جن کا لبِ لباب یہ ہے کہ 14 سال تک کی عمر کا بچہ سندھ میں کسی فیکٹری میں کام نہیں کر سکتا اور 14 سے 18 سال تک کی عمر کا adolescent صرف اسی صورت میں فیکٹری میں کام کر سکتا ہے اگر اس کے پاس Fitness Certificate ہو اور جسے یہ سرٹیفیکٹ مل جائے تو پھر وہ adult کی طرح فیکٹری میں کام کر سکتا ہے البتہ اس پر دوسرے اصول وضوابط نافذ العمل ہونگے مثلاً یہ کہ صبح 7 سے شام 7 تک کے علاوہ کام نہیں کر سکتا۔[16]

4. پنجاب فیکٹریز ایکٹ 1934 وعدالتی فیصلے

یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ وفاق کے قانون The Factories Act-1934 کی بنسبت سندھ کا قانون پنجاب کے قانون The Punjab Factories Act-1934 کے زیادہ قریب ہے، البتہ ایک اہم فرق سندھ کے قانون The Factories Act-2015 میں یہ ہے کہ اس میں چائلڈ 14 سال تک کی عمر کے بچے کو کہا گیا ہے، جبکہ پنجاب کے قانون میں چائلڈ 15 سال تک کی عمر کے بچے کو کہا گیا ہے۔ وفاق کے قانون میں بھی چائلڈ 15 سال تک کی عمر کا بچہ ہے البتہ فرق یہ ہے کہ وفاق کے قانون کے مطابق 15 سال تک کی عمر کا چائلڈ فیکٹری میں چند مخصوص شرائط کے ساتھ کام کر سکتا ہے البتہ 14 سال سے کم عمر بچہ جسے Young Child کہا گیا ہے کو فیکٹری میں بطور لیبر کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔[17]

4. سندھ فیکٹریز ایکٹ 2015 وسندھ شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 2015

اس کے علاوہ صوبہ سندھ میں ایک اور قانون The Sindh Shops and Commercial Establishment Act-2015 ہے کہ جس کے سیکشن 20 کے مطابق چائلڈ 14 سال تک کی عمر تک ہے اور وہ کسی establishment میں کام نہیں کر سکتا۔ Establishment سے مراد دکان، تجارتی ادارہ، نجی ڈسپنسری، زچگی کے حوالے سے ہسپتال، رہائشی ہوٹل، ریسٹورنٹ، کھانے کی جگہ، کیفے، سینما، تھیٹر، سرکس، یا اسی

[15] Ram, Meetha, Beihai Tian, Bakhtawar Nizamani, Assan Das, Nazia Bhutto, and Naeem Ahmed Junejo, "Causes and Consequences of Child Labor in Sindh: A Study from Hyderabad Pakistan," *New York Science Journal* 12, no. 8 (2019): 58–64.

[16] *The Sindh Factories Act* (Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2015), Sections 81–91.

[17] Mukhtar, Sohaib, Hidayat Khan, and Malieka Farah Deeba, "An Analysis of the Constitution of Pakistan 1973 and Federal Laws Concerning Child Labor in Pakistan," *Al-Aasar* 2, no. 3 (2025): 246–257.

طرح کی پبلک جگہیں ہیں جہاں عوام کی تفریح کیلئے مواد ہو۔[18]

صوبہ سندھ میں ایک اور قانون The Sindh Children Act-1955 کے سیکشن 5 کے مطابق چائلڈ سے مراد وہ بچہ ہے کہ جس کی عمر 16 سال سے کم ہو۔[19] اور آخر میں صوبہ سندھ میں ایک اور قانون نافذ العمل ہے The Sindh Metalliferous Mines Act-2011 کے سیکشن 42 کے مطابق کسی چائلڈ کہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہو کو کسی دھاتی کان میں کام کرنے کیلئے اجرت پر نہیں رکھا جا سکتا اور اگر ایسے چائلڈ کو دھاتی کان میں کام کرتے پایا گیا تو بار ثبوت اس بات کو ثابت کرنے کا کہ اسے وہاں کام کرنے کیلئے نہیں رکھا گیا تھا وہ اس کان کے مالک اور اس بچے کے والد پر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس قانون میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ بچہ Young Person کہ جس کی عمر 14 سال سے 18 سال تک ہے اسی صورت میں دھاتی کان میں کام کر سکتا ہے کہ اگر اس کے پاس Fitness Certificate موجود ہے۔[20]

5. سندھ فیکٹریز ایکٹ 2015 وسندھ شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 2015

اس کے بعد صوبہ خیبر پختونخواہ میں چائلڈ لیبر اور اس سے متعلقہ قوانین میں سب سے پہلے The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act-2015 ہے کہ جس کے preamble میں اس بات کا ذکر ہے کہ آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل 11 میں اس بات کا ذکر ہے کہ کوئی بچہ کہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہو تو وہ کسی فیکٹری، کان یا کسی خطرناک جگہ اجرت پر کام نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل 37 میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہ پاکستان کی ریاست پر لازم ہے کہ وہ قانون ایسے بنائیں کہ جس کے ذریعے انصاف پر مبنی کام کرنے کا صحیح ماحول پیدا ہو، اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو کام کرنے کا ایسا ماحول نہیں دیا جائے گا کہ جو انکی جنس سے مطابقت نہیں رکھتا ہو، اور نہ بچوں کو ایسا ماحول کام کرنے کا فراہم کیا جائے گا جو ان کی عمر سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔[21]

چائلڈ سے مراد 14 سال کا بچہ اور adolescent سے مراد 14 سے 18 سال تک کی عمر کا بچہ ہے۔ اس قانون کے سیکشن 3 کے مطابق، چائلڈ کہ جس کی عمر 14 سال تک ہے کسی establishment میں کام نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس سیکشن میں یہ بات مذکور ہے کہ 12 سال سے 14 سال تک کی عمر کا بچہ اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ ایک دن میں زیادہ سے زیادہ 2 گھنٹے ایسے چھوٹے چھوٹے کاموں کیلئے رکھا جا سکتا ہے کہ جس سے وہ کوئی ہنر سیکھے۔ اس کے علاوہ اس قانون میں adolescent کا بھی ذکر ہے کہ جو کسی خطرناک جگہ پر اجرت کے عوض کام کیلئے نہیں رکھا جا سکتا۔[22]

مبحث دوم: خیبر پختونخواو بلوچستان کے چائلڈ لیبر قوانین کا تجزیہ

1. خیبر پختونخوا پروہیبیشن آف ایمپلائمنٹ آف چلڈرن ایکٹ 2015

اس کے بعد صوبہ خیبر پختونخواہ میں The Khyber Pakhtunkhwa Bonded Labour System (Abolition) Act-2015 ہے کہ جس کے سیکشن 3 کے تحت کسی بھی قسم کی زبردستی کی لیبر قانونی طور پر درست نہیں ہے اور اس قانون کے نفاذ کے بعد تمام لوگ جن کو

---

[18] *The Sindh Shops and Commercial Establishment Act* (Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2015), Sections 2, 20.

[19] *The Sindh Children Act* (Karachi: Government of Sindh, Law Department, 1955), Section 5.

[20] *The Sindh Metalliferous Mines Act* (Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2021), Section 42.

[21] *The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act* (Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2015), Preamble.

[22] *The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act*, Section 3.

زبردستی کسی جگہ اجرت پر کام پر رکھا گیا تھا کو آزاد کر دیا گیا۔ اس قانون کے سیکشن 14 کے مطابق اگر خیبر پختونخواہ میں کوئی کسی کو زبردستی اجرت پر رکھتا ہے تو ایسے شخص کو دو سے پانچ سال تک قید اور پچاس ہزار سے دو لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔[23]

2. خیبر پختونخوا فیکٹریز ایکٹ 2013

اس کے بعد صوبہ خیبر پختونخواہ میں ایک اور قانون The Khyber Pakhtunkhwa Factories Act-2013 ہے کہ جس کے سیکشن 49 اور اس کے ساتھ ساتھ سیکشن 80 کے مطابق کسی بھی چائلڈ کو کہ جس کی عمر 14 سال یا اس سے کم ہو کو کسی بھی فیکٹری میں بطور لیبر کام کیلئے نہیں رکھا جاسکتا۔ البتہ ایسا بچہ کہ جس کی عمر 14 سے 18 سال کے درمیان ہے کو چند شرائط کے ساتھ فیکٹری میں بطور لیبر کام کرنے کی اجازت ہے۔[24]

3. خیبر پختونخوا مائنز سیفٹی، انسپکشن اینڈ ریگولیشن ایکٹ 2019

اس کے ساتھ ساتھ صوبہ خیبر پختونخواہ میں The Khyber Pakhtunkhwa Mines Safety, Inspection and Regulation Act-2019 کے سیکشن 50 کے تحت کوئی بچہ کہ جس کی عمر 18 سال سے کم ہو کان کے کسی بھی حصے میں بطور لیبر کام کیلئے نہیں رکھا جاسکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس قانون کے سیکشن 51 میں 60 سال سے زیادہ عمر کے لوگوں پر بھی ویسی ہی پابندی ہے کہ جیسی پابندی 18 سال سے کم عمر لوگوں پر کان میں کام کرنے کی پابندی ہے، حتی کے کام کرنے والے ورکرز کو بھی میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ساتھ ساتھ مخصوص شرائط کے ساتھ کان میں کام کرنے کی اجازت ہے۔[25]

4. خیبر پختونخوا چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر ایکٹ 2010

اس کے ساتھ ساتھ صوبہ خیبر پختونخواہ میں ایک اور قانون The Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Act-2010 موجود ہے کہ جس کے تحت چائلڈ 18 سال تک کی عمر کے بچے کو کہا گیا ہے اور اس حوالے سے یہ ایک بہترین قانون ہے کہ بچوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے انتظامی کمیٹیاں ترتیب دی گئی ہیں تا کہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں بچوں کے حقوق کا صحیح معنوں میں تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔[26]

اس کے بعد صوبہ بلوچستان میں چائلڈ لیبر اور اس سے متعلقہ قوانین میں سب سے پہلے The Balochistan Employment of Children (Prohibition and Regulation) Act-2021 ہے کہ جس کے Preamble میں اس بات کا ذکر ہے کہ اس قانون کو بنانے کا مقصد انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کے اصولوں اور آئین پاکستان 1973 کے اصولوں کے مطابق صوبہ بلوچستان سے چائلڈ لیبر کا خاتمہ ہے۔[27]

اس قانون کے سیکشن 2 میں چائلڈ کو ایسا بچہ کہا گیا ہے کہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہو اور Young Person یا Adolescent ایسے بچے کو کہا گیا ہے کہ جس کی عمر 14 سال سے 18 سال کے درمیان ہو۔ اس قانون کے سیکشن 3 کے مطابق 18 سال سے کم عمر کوئی بچہ کسی خطرناک جگہ پر کام نہیں کر سکتا اور 14

---

[23] *The Khyber Pakhtunkhwa Bonded Labour System (Abolition) Act* (Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, 2015), Sections 3, 14.
[24] *The Khyber Pakhtunkhwa Factories Act* (Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2013), Sections 2, 49, 80–86.
[25] *The Khyber Pakhtunkhwa Mines Safety, Inspection and Regulation Act* (Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2019), Sections 2, 50, 51.
[26] *The Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Act* (Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2010), 52.
[27] Nisar, Adnan, "A Critical Analysis of Pakistan's Legislative Measures against Sexual Abuse of Children in the Light of International Human Rights Law," *Pakistan JL Analysis & Wisdom* 2 (2023): 432.

سال سے کم عمر چائلڈ کسی جگہ بطور لیبر کام پر نہیں رکھا جاسکتا الایہ کہ اس کا خاندان اس کو ہنر سکھانے کیلئے کچھ مخصوص وقت کیلئے کسی مخصوص جگہ کام پر لگائے کہ جو چائلڈ کی صحت اور جان کے لحاظ سے محفوظ ہو۔ اس قانون کے سیکشن 5 کے مطابق بلوچستان حکومت کی جانب سے ایک کمیٹی The Balochistan Committee on Rights of the Child بنائی گئی ہے کہ جس کا کام بلوچستان کی صوبائی حکومت کو تجاویز پیش کرنا ہے تاکہ صوبہ بلوچستان میں عالمی اور علاقائی قانون کے اصولوں کی روشنی میں چائلڈ لیبر کا خاتمہ یقینی بنایا جاسکے۔[28]

5. بلوچستان ایمپلائمنٹ آف چلڈرن (پروہیبیشن اینڈ ریگولیشن) ایکٹ 2021

اس کے علاوہ صوبہ بلوچستان میں ایک اور قانون The Balochistan Shops and Establishments Act-2021 بھی ہے کہ جس کے سیکشن 20 کے مطابق کسی 14 سال سے کم عمر کے بچے کو کسی establishment میں اجرت پر کام پہ نہیں رکھا جاسکتا۔[29]

اس کے علاوہ صوبہ بلوچستان میں ایک اور قانون The Balochistan Factories Act-2021 ہے کہ جس کے سیکشن 2 کے مطابق چائلڈ وہ بچہ ہے کہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہے، بالغ سے مراد وہ شخص ہے کہ جس کی عمر 17 سال سے زیادہ ہے، جبکہ اس کے بیچ میں Young Person یا Adolescent ہے کہ جس سے مراد 14 سے 18 سال تک کی عمر کا شخص ہے۔ اس قانون کے سیکشن 84 کے مطابق آئین پاکستان 1973 کے آرٹیکل 11 کے مطابق اور The International Labor Organization Convention کے آرٹیکل 138 کے مطابق کوئی بھی چائلڈ کہ جس کی عمر 14 سال سے کم ہے کسی فیکٹری میں کام نہیں کر سکتا۔[30]

یہاں اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 11 میں مکمل چائلڈ لیبر کی ممانعت نہیں کی گئی بلکہ صرف خطرناک جگہوں پر کام کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس حوالے سے آئین پاکستان 1973 کے ساتھ ساتھ وفاقی اور صوبائی سطح کے متعلقہ قوانین کو align کرنا ضروری ہے۔

6. بلوچستان چائلڈ پروٹیکشن ایکٹ 2016 و بلوچستان ڈومیسٹک وائلنس (پریوینشن اینڈ پروٹیکشن) ایکٹ 2014

اس کے بعد بلوچستان میں ایک اور قانون The Balochistan Child Protection Act-2016 ہے کہ جس کے سیکشن 2(e) میں لکھا ہے کہ چائلڈ اس بچے کو کہتے ہیں جو 18 سال سے چھوٹا بچہ ہے۔ اس قانون کے سیکشن 17 کے مطابق اگر چائلڈ اپنے والدین یا اور کسی شخص کے ہاں محصور ہو تو اس کو بازیاب کرانے کیلئے اس قانون کے سیکشنز 5 اور 21 کے مطابق اور اسی طرح The Guardian and Wards Act-1890 کے سیکشن 12 کے مطابق درخواست دائر کی جاسکتی ہے۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ اس قانون کے سیکشن 5 کے مطابق چائلڈ کو اگر ذہنی نوعیت، جسمانی نوعیت، یا اس کے ساتھ غلط برتاؤ کا سامنا ہو، یا اس کا استحصال کیا جارہا ہو، یا اسے جنسی طور پر ہراساں کیا جارہا ہو تو چائلڈ کو مدد کی ضرورت ہے اس لیئے ایسی صورت میں ریاست اس کو حفاظتی تحویل میں لے کر قانون کے تحت ضروری اقدامات کرے گی۔[31]

اس کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں ایک اور قانون The Balochistan Domestic Violence (Prevention and Protection) Act-2014 ہے اس قانون کے سیکشن 2(c) کے مطابق چائلڈ سے مراد ایسا بچہ ہے کہ جس کی عمر 18 سال سے کم ہو اور اس

---

[28] *The Balochistan Employment of Children (Prohibition & Regulation) Act* (Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2021), Preamble & Sections 2–3.

[29] *The Balochistan Shops and Establishments Act* (Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2021), Section 20.

[30] *The Balochistan Factories Act* (Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2021), Sections 2, 84.

[31] *The Balochistan Child Protection Act* (Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2016), Sections 2, 5, 12, 17, 21.

قانون کو نافذ کرنے کا مقصد گھریلو تشدد سے عورتوں اور بچوں کو بچانا ہے۔[32]

7. بلوچستان کمپلسری ایجوکیشن ایکٹ 2014

اس کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں ایک اور قانون The Balochistan Compulsory Education Act-2014 ہے کہ جس کے مطابق حکومت بلوچستان 5 سے 16 سال تک کی عمر کے ہر بچے کو مفت اور لازمی تعلیم دینے کی پابند ہے۔ اس قانون کے سیکشن 3 کے مطابق حکومت بلوچستان نے اس قانون کے ذریعے یہ ذمہ داری والدین پر عائد کی ہے کہ وہ بلوچستان میں 5 سے 16 سال تک کی عمر کے ہر بچے کو اسکول میں داخل کروائیں۔[33]

مبحث سوم: آزاد جموں و کشمیر و گلگت بلتستان کے چائلڈ لیبر قوانین کا تجزیہ

آزاد جموں و کشمیر پروہیبیشن آف چائلڈ لیبر اینڈ ریگولیشن آف لیبر ایٹ برک کلنز ایکٹ 2017

چاروں صوبوں کے ساتھ ساتھ آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں بھی اس حوالے سے قانون سازی کی گئی ہے کہ جن میں سب سے پہلے آزاد جموں و کشمیر کے متعلقہ قوانین میں The Azad Jammu and Kashmir Prohibition of Child Labour and Regulation of Labour at Bricks Kilns Act-2017 ہے کہ جس کے سیکشن 2(f) کے مطابق چائلڈ سے مراد 14 سال تک کی عمر کا بچہ ہے اور اس قانون کے سیکشن 4 کے مطابق اینٹوں کے بھٹوں پر اس کے مالک کسی 14 سال تک کی عمر کے بچے کو اجرت پر نہیں رکھ سکتے۔[34]

اس کے ساتھ ساتھ The Children (Pledging of Labour) Act-2017 ہے کہ جس کے مطابق چائلڈ 15 سال تک کے بچے کو کہا گیا ہے اور اس بچے کو والدین یا گارڈین اجرت کے عوض کسی معاہدے کے تحت گروی نہیں رکھ سکتے اور ایسا کرنے پر والدین اور جس سے وہ معاہدہ طے پایا ہے کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔[35]

اس کے ساتھ ساتھ The Child Rights (Care and Protection) Act-2016 آزاد جموں و کشمیر میں بچوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے بنایا گیا ہے کہ جس میں چائلڈ 18 سال تک کے بچے کو کہا گیا ہے اور اس کو ذہنی یا جسمانی تکلیف دینے کی صورت میں اس کے والدین یا کسی اور شخص کے خلاف قانونی کاروائی کا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔[36]

آزاد جموں و کشمیر ریسٹرکشن آن ایمپلائمنٹ آف چلڈرن ایکٹ 2019

اور پھر اس کے ساتھ The Azad Jammu and Kashmir Restriction on Employment of Children Act-2019 ہے کہ جس میں چائلڈ ایسے بچے کو کہا گیا ہے کہ جس کی عمر 15 سال سے کم ہے اور adolescent ایسے بچے کو کہا گیا ہے کہ جس کی عمر 15 سال سے 18 سال کے درمیان ہے۔ اس قانون کے سیکشن 3 کے مطابق کسی صنعتی، تجارتی، یا زرعی ادارے میں اس کا مالک کسی ایسے بچے کو کام کیلئے اجرت پر نہیں رکھ سکتا کہ جس کی عمر 15 سال سے کم ہو اور کسی ایسے بچے کو خطرناک کام کیلئے نہیں رکھ سکتا کہ جس کی عمر 15 سال سے 18 سال

---

[32] *The Balochistan Domestic Violence (Prevention and Protection) Act* (Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2014), 22

[33] *The Balochistan Compulsory Education Act*, 23.

[34] *The Azad Jammu and Kashmir Prohibition of Child Labour and Regulation of Labour at Bricks Kilns Act* (Muzaffarabad: Government of AJK, 2017), Sections 2, 4.

[35] *The Children (Pledging of Labour) Act* (Muzaffarabad: Government of AJK, 2017), Sections 2–6.

[36] *The Child Rights (Care and Protection) Act* (Muzaffarabad: Government of AJK, 2017), 26

کے درمیان ہو۔[37]

اور آخر میں گلگت بلتستان میں The Gilgit- Baltistan Prohibition of Employment of Children Act-2019 کے مطابق چائلڈ 14 سال تک کی عمر کے بچے کو کہا گیا ہے اور adolescent اٹھارہ سال تک کی عمر کے بچے کو کہا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس قانون میں یہ درج ہے کہ کسی چائلڈ کو کسی جگہ اجرت پر کام کیلئے نہیں رکھا جا سکتا البتہ اس کی فیملی اسے کوئی ہنر سکھانے کیلئے ایک دن میں زیادہ سے زیادہ 2 گھنٹے کیلئے کام پر لگا سکتے ہے البتہ adolescent کو اجرت پر کام پر رکھا جا سکتا ہے لیکن اسے کسی خطرناک کام کیلئے اجرت پر نہیں رکھا جا سکتا۔[38]

مبحث چہارم: چائلڈ لیبر قوانین کے نفاذ میں مسائل، تضادات اور اصلاحی تجاویز

پاکستان میں تمام صوبوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کیلئے قوانین موجود ہیں ان میں سب سے پہلے صوبہ پنجاب میں The Punjab Restriction on Employment of Children Act-2016 ہے کہ جس کے تحت 15 سال سے کم عمر بچہ بطور چائلڈ لیبر کام نہیں کر سکتا۔ اس سے ملتا جلتا یعنی 15 سال تک کی عمر تک چائلڈ لیبر کا قانون آزاد جموں وکشمیر میں The Azad Jammu and Kashmir Restriction on Employment of Children Act-2019 کے نام سے ہے۔ اس کے بعد صوبہ سندھ میں The Sindh Prohibition of Employment of Children Act-2017، صوبہ خیبر پختونخواہ میں The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act-2015، صوبہ بلوچستان میں The Balochistan Employment of Children (Prohibition and Regulation) Act-2021 اور گلگت بلتستان کے قانون The Gilgit- Baltistan Prohibition of Employment of Children Act-2019 میں مذکور ہے کہ 14 سال سے کم عمر بچہ بطور چائلڈ لیبر کام نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں تمام صوبوں میں چائلڈ لیبر کے حوالے سے خصوصی قوانین موجود ہونے کے ساتھ ساتھ لیبر لاء کے عمومی قوانین میں چائلڈ لیبر کی کلی یا جزوی ممانعت کے حوالے سے شقیں موجود ہیں۔ صوبہ پنجاب اور آزاد جموں وکشمیر کے چائلڈ لیبر کے حوالے سے خصوصی قانون کے مطابق 15 سال سے کم عمر بچہ بطور چائلڈ لیبر کلی طور پر کام نہیں کر سکتا جبکہ دیگر صوبوں اور گلگت بلتستان کے چائلڈ لیبر کے حوالے سے مخصوص قانون کے مطابق 14 سال سے کم عمر بچہ بطور چائلڈ لیبر کام نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ساتھ 15 سال سے کم عمر بچے کو کام پر رکھنا مناسب نہیں ہے کہ اس سے اس کی تعلیم وتربیت کے متاثر ہونے کا اندیشہ موجود رہتا ہے جبکہ 15 سال عمر کے بعد بھی جب تک بچہ عاقل اور بالغ نہ ہو جائے اسے کسی ایسے کام میں لگانا کہ جو اس کی جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں سے ماوراء ہو کسی طور نہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں درست ہے اور نہ پاکستانی آئین وقانون کی نظر میں ایسا کرنا درست ہے اس حوالے سے صوبائی حکومتوں کو Awareness Campaign شروع کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ معاشرے میں صحیح معنوں میں قانون پر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔

---

[37] *The Azad Jammu and Kashmir Restriction on Employment of Children Act* (Muzaffarabad: Government of AJK, 2019), Sections 2–3.

[38] *The Gilgit-Baltistan Prohibition of Employment of Children Act* (Gilgit: Government of Gilgit-Baltistan, Law Department, 2019), Sections 2–3.

خلاصہ بحث

پاکستان میں چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے مختلف صوبائی و علاقائی حکومتوں نے قوانین وضع کیے ہیں، تاہم ان قوانین میں یکسانیت کی کمی، وسائل کی قلت اور نفاذ میں کمزوری کی وجہ سے خاطر خواہ نتائج سامنے نہیں آ سکے۔ پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان نے چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لیے اقدامات کیے، مگر عملی سطح پر قانون شکنی اور کمزور نگرانی کے باعث بچوں کا استحصال جاری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ والدین کے سماجی و معاشی حالات اور تعلیم کی عدم فراہمی بھی اس مسئلے کو مزید بڑھاتے ہیں۔ لہٰذا چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے قوانین میں ہم آہنگی، مؤثر نفاذ، معاشرتی رویوں کی تبدیلی اور تعلیم کے فروغ کو ترجیح دینا ضروری ہے تاکہ بچوں کو محفوظ اور روشن مستقبل فراہم کیا جا سکے۔

تجاویز و سفارشات

1. **عمر کی حد میں یکسانیت:** تمام صوبوں میں چائلڈ لیبر کے لیے عمر کی حد کو یکساں مقرر کیا جائے تاکہ قوانین میں تضادات ختم ہوں۔
2. **تعلیم کے لیے بجٹ میں اضافہ:** صوبائی حکومتیں تعلیم کے شعبے کے لیے خاطر خواہ بجٹ مختص کریں تاکہ بچے اسکول جانے کے لیے راغب ہوں۔
3. **عوامی آگاہی مہمات:** چائلڈ لیبر کے خلاف بھرپور آگاہی مہمات چلائی جائیں تاکہ والدین بچوں کی تعلیم کو اولین ترجیح دیں۔
4. **خطرناک کاموں کی فہرست کی اپ ڈیٹ:** چائلڈ لیبر سے متعلق خطرناک اور مضر کاموں کی فہرست باقاعدگی سے اپ ڈیٹ کی جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔
5. **صوبائی کمیٹیوں کا اختیار اور عمل درآمد:** چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے قائم صوبائی کمیٹیوں کو مکمل اختیارات دیے جائیں اور ان کی سفارشات پر مؤثر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography/کتابیات

* Adnan, Sheikh Muhammad, Waqas Ahmad, Shahzad Manzoor Khan, and Ali Raza Laghari. "The Unseen Victims: How Child Labor Laws Fail and Succeed in Safeguarding Minors in Pakistan." *Annual Methodological Archive Research Review* 3, no. 5 (2025).
* Alam, Amir. "The Impact of Pakistan's Child Labour Laws on the Country." *Journal of Regional Studies Review* 2, no. 1 (2023).
* Jabeen, Tahira, and Syed Saleem Abbas. "The Development of Child Protection Systems in Pakistan." In *The Development of Child Protection Systems and Practice in Low-to Middle-Income Countries*, 58–76. Bristol: Policy Press, 2025.
* Mukhtar, Sohaib, Hidayat Khan, and Malieka Farah Deeba. "An Analysis of the Constitution of Pakistan 1973 and Federal Laws Concerning Child Labor in Pakistan." *Al-Aasar* 2, no. 3 (2025).
* Nisar, Adnan. "A Critical Analysis of Pakistan's Legislative Measures against Sexual Abuse of Children in the Light of International Human Rights Law." *Pakistan JL Analysis & Wisdom* 2 (2023).
* Ram, Meetha, Beihai Tian, Bakhtawar Nizamani, Assan Das, Nazia Bhutto, and Naeem Ahmed Junejo. "Causes and Consequences of Child Labor in Sindh: A Study from Hyderabad Pakistan." *New York Science Journal* 12, no. 8 (2019).
* *The Azad Jammu and Kashmir Prohibition of Child Labour and Regulation of Labour at Bricks Kilns Act*. Muzaffarabad: Government of AJK, 2017.
* *The Azad Jammu and Kashmir Restriction on Employment of Children Act*. Muzaffarabad: Government of AJK, 2019.

* *The Balochistan Child Protection Act*. Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2016.
* *The Balochistan Compulsory Education Act*. Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2014.
* *The Balochistan Domestic Violence (Prevention and Protection) Act*. Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2014.
* *The Balochistan Employment of Children (Prohibition & Regulation) Act*. Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2021.
* *The Balochistan Factories Act*. Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2021.
* *The Balochistan Shops and Establishments Act*. Quetta: Government of Balochistan, Law Department, 2021.
* *The Children (Pledging of Labour) Act*. Muzaffarabad: Government of AJK, 2017.
* *The Child Rights (Care and Protection) Act*. Muzaffarabad: Government of AJK, 2017.
* *The Gilgit-Baltistan Prohibition of Employment of Children Act*. Gilgit: Government of Gilgit-Baltistan, Law Department, 2019.
* *The Khyber Pakhtunkhwa Bonded Labour System (Abolition) Act*. Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, 2015.
* *The Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Act*. Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2010.
* *The Khyber Pakhtunkhwa Factories Act*. Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2013.
* *The Khyber Pakhtunkhwa Mines Safety, Inspection and Regulation Act*. Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2019.
* *The Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Employment of Children Act*. Peshawar: Government of Khyber Pakhtunkhwa, Law Department, 2015.
* *The Punjab Domestic Workers Act*. Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2019.
* *The Punjab Factories Act*. Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 1934.
* *The Punjab Home Based Workers Act*. Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2023.
* *The Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Act*. Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2016.
* *The Punjab Restriction on Employment of Children Act*. Lahore: Government of the Punjab, Law Department, 2016.
* *The Sindh Children Act*. Karachi: Government of Sindh, Law Department, 1955.
* *The Sindh Factories Act*. Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2015.
* *The Sindh Metalliferous Mines Act*. Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2021.
* *The Sindh Prohibition of Employment of Children Act*. Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2017.
* *The Sindh Shops and Commercial Establishment Act*. Karachi: Government of Sindh, Law Department, 2015.
* *Muhammad Suleman v. Station House Officer*. PLD 2020 Lahore 534.
* *Subay Khan v. Secretary Labour, Government of the Punjab*. PLD 2019 Lahore 253.